احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | منگل - ۷ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ - ۲ امان ۱۳۷۲ہش - ۲ مارچ ۱۹۹۳ء | نمبر ۵۲

مالی قربانی

ایسی مالی قربانی نہ کریں جس کے نتیجہ میں خدا سے تعلق کم ہو۔ ایسی مالی قربانی کریں جس کے نتیجہ میں آپ خدا کے پیارے بنتے چلے جائیں اور وہ آپ کا نگہدار ہو جائے۔ آپ کی ہر ضرورت کا کفیل ہو جائے۔ وہ اپنے ذمہ یہ لے کہ اس بندے کی ہر ضرورت میں پوری کروں گا۔ کیونکہ اس نے میری خاطر اپنی ضرورتوں کو نظر انداز کر کے میرے حضور کچھ مالی قربانی پیش کی ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"پس جب انسان صبر سے کام لے تو اس کو سب کچھ ہی مل رہتا ہے۔ انسان کو چاہیئے جو کام کرے خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق کرے۔ شیخ سعدی صاحب کیا عمدہ فرماتے ہیں ؎

کہ بے حکم شرع آب خوردن خطا است
اگر خوں بہ فتویٰ بریزی روا است

یعنی اگر تم خدا تعالیٰ کے منشاء کے برخلاف پانی پیو تو وہ گناہ ہے لیکن اگر اس کے حکم کے مطابق خون بھی کر دو تو وہ جائز ہے۔

پس مَیں تم کو سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا کے سوا جس چیز کی انسان خواہش کرتا ہے نہ وہ اس کو ملتی ہے نہ خدا۔ کیونکہ اس کے سوا ہر ایک چیز فانی ہے۔ لیکن جو شخص خدا تعالیٰ کو پسند کرتا ہے اس کو خدا بھی ملتا ہے اور دوسری چیزیں بھی ملتی ہیں اور اس کی جو خواہش ہوتی ہے وہ پوری ہو کر رہتی ہے۔ اب مَیں نے جو کچھ خدا کے لئے کہنا تھا وہ کہہ چکا تم کو چاہیئے کہ اپنے دین کی حفاظت کرو۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۰۴)

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کیلئے دعائے خاص کی درخواست

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی آنکھ کے اپریشن کے لئے اسلام آباد تشریف لے گئی ہیں چند روز تک آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے ان بابرکت ایام میں ان کے کامیاب اپریشن ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ حضرت مہر آپا شوگر کی مریضہ بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپریشن کی ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

ضروری تصحیح

الفضل ۵ جنوری ۱۹۹۳ء کے شمارہ میں صفحہ اوّل پر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ارشاد رسموں کے بارے میں شائع ہوا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے یہ ارشاد ۱۶ دسمبر ۱۹۸۳ء کے خطبہ میں بیان فرمایا تھا جو الفضل کی ۱۲ فروری ۱۹۸۴ء کی اشاعت میں شائع ہوا۔ جہاں سے لے کر ۵ جنوری ۱۹۹۳ء کے شمارے میں اسی طرح دوبارہ شائع کیا گیا اس میں ایک فقرہ یوں درج ہوا ہے:

"... فلاں نے تو یہ دیا تھا اور فلاں نے وہ دیا تھا اور فلاں سے یہ لیا گیا تھا اور پھر واپس نہیں کیا گیا۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس سے پھر اگلا محلہ بھی تباہ ہونے لگتا ہے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس پر ارشاد

باقی صفحہ

خدا تعالیٰ تو اپنی کامل اطاعت چاہتا ہے

اقتباس از خطاب فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث)

"اللہ تعالیٰ کی اطاعت ایسی ہو جیسی ہونی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ تو اپنی کامل اطاعت چاہتا ہے مثلاً اس کا کہنا ہے کہ ہر چیز کا مالک مَیں ہوں اس لئے بڑی سے بڑی اور چھوٹی سی چھوٹی چیز کی بھی اگر تم ضرورت محسوس کرو تو پہلے میری طرف رجوع کرو۔ اور پھر میری بتائی ہوئی تدبیر پر عمل کرو۔ تدبیر بھی اللہ تعالیٰ خود ہی بتاتا ہے (۔) اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا یہ پہلو کہ وہ مالک ہے اور وہی دیا لو ہے۔ یعنی دینے والا ہے اور یہ حکم کہ کسی اور کی طرف ہماری نگاہ نہ اُٹھے اس کا مطلب یہی ہے کہ اگر کسی مرد یا کسی عورت کی جوتی کا ایک تسمہ بھی ٹوٹ جائے، ایک تسمہ بھی جو بالکل چھوٹی سی چیز ہے اگر وہ بھی ٹوٹ جائے تو اس وقت اس کے دل میں یہ خیال پیدا نہیں ہونا چاہیئے کہ میری جیب میں پیسے ہیں۔ اور دکاندار کے شوکیس میں تسمہ پڑا ہے مَیں خود جا کر اس سے خرید سکتا ہوں اور خرید لوں گا۔ یہ خیال نہیں پیدا ہونا چاہیئے ورنہ اطاعت نہیں ہوگی۔ حکم یہ ہے کہ اگر تمہیں دنیوی لحاظ سے بظاہر حقیر چیز کی بھی ضرورت پڑے تو اپنے خدا سے رجوع کرو اور تمہارے دل میں یہ خیال پیدا ہونا چاہیئے کہ یہ تسمہ بھی مجھے سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں دے سکتا۔ اور یہ حقیقت ہے۔ دُنیا کی تاریخ کی آنکھ نے اس قسم کے سینکڑوں واقعات مشاہدہ کئے کہ ایک شخص تسمہ لینے کے لئے گھر سے روانہ ہوا۔ اور راستے میں اس کی جان نکل گئی۔ وہ دکان تک نہیں پہنچ سکا۔ یا دوکان سے تسمہ تو لے لیا لیکن واپس گھر آتے ہوئے خدا تعالیٰ نے اس کی رُوح قبض کر لی۔ اور وہ اس تسمہ کے استعمال کے قابل ہی نہیں ہو سکا۔ پس قادر اور مالک اور اپنے قادرانہ تصرف کے ساتھ اس دُنیا پر حکومت کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ ہمیں جو اس کے خلاف نظر آتا ہے جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا کہ شیطانی طاقتیں ابھریں اور انہوں نے (دین حق) کو مٹانا چاہا۔ یہ اس لئے نہیں کہ خدا انہیں روک نہیں سکتا تھا بلکہ اس لئے ہے کہ خدا چاہتا تھا کہ انہیں اجازت دے اور پھر اپنے قادرانہ تصرف کے معجزانہ دنیا کو دکھائے۔"

(از خطاب فرمودہ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۔ امان ۱۳۷۲ ہش ــ ۲۔ مارچ ۱۹۹۳ء

کامیاب محبّت

دنیاوی محبّت کی کامیابی کے متعلق عام طور پر یہ مثال دی جاتی ہے کہ دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی۔ یعنی کامیاب محبت اس بات کا نام نہیں کہ ایک شخص اپنی جگہ پر محبّت کا اظہار کرتا پھرے۔ ہر وقت اپنے محبوب کیلئے اپنے دل میں تپش محسوس کرے۔ بلکہ کامیاب محبت اس بات کا نام ہے کہ جو شخص کسی سے محبت کرتا ہے اس سے بھی وہ شخص جس سے محبّت کی جا رہی ہے اسی طرح محبّت کرے۔ تپش ایک کے دل میں ہو تو دوسرے کے دل میں بھی ہو۔

خدا تعالیٰ سے محبت کا بھی یہی حال ہے۔ ہم یہاں تپش کا لفظ استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں۔ یہ تو ہم نہیں کہہ سکتے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اگر صرف انسان خدا سے محبت کا اظہار کرتا پھرے۔ یا اس محبت کی منادی کرتا پھرے تو یہ بات کافی نہیں ہے۔ محبت یہاں بھی وہی کامیاب محبت ہے جو دو طرفہ ہو۔ انسان اپنی محبت کا اظہار کرے اور خدا تعالیٰ بھی اس انسان سے محبت کا اظہار کرے۔ اور یہ دونوں اظہار ظاہر و باہر ہوں۔ خدا تعالیٰ سے محبت کے اظہار کی پہلی سیڑھی اس پر ایمان ہے۔ خدا پر ایمان لانے ہی سے محبت پیدا ہو سکتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے محبت کا اظہار اس کے فیوض و برکات سے ہوتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے اس سلسلہ میں فرماتے ہیں!

”جو شخص کہ رات کے وقت کہتا ہے کہ آفتاب چڑھا ہوا ہے حالانکہ آفتاب کے آثار نہیں۔ اب بتاؤ کہ کوئی اس کی بات کو باور کرے گا۔ ہرگز نہیں۔ پس یہی حال ان لوگوں کا ہے جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لاتے ہیں حالانکہ اس ایمان کے آثار یعنی گناہ سے بکلّی نفرت اور پھر اس کے آثار کہ خدا تعالیٰ کے فیوض و برکات اور تائیدات اور سچی پاکیزگی تقویٰ اور طہارت ان میں مفقود ہوتے ہیں“

گویا کہ خدا تعالیٰ سے محبت کی جائے تو اس کے آثار نظر آنے چاہئیں۔ انسان کی زندگی گناہ سے پاک ہو جانی چاہیئے۔ وہ متقی بن جائے اور خدا تعالےٰ کی اس سے محبت کے یہ آثار ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اسے حاصل ہو جائیں۔ فیوض و برکات سے وہ متمتع ہو جائے اور ہر مقام پر اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہو۔ آخر جس سے خدا تعالیٰ محبت کرے گا اس کے ساتھ یہی سلوک کرے گا۔ پس محبت ہو تو دو طرفہ۔ یہ ہے کامیاب محبّت۔

اُلفت کو کامیاب بنانے کے واسطے
دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی
جو زندگی فیوض سے محروم ہی رہے
وہ کیسے ہو خدا سے محبت کی زندگی

ــــــ ابوالاقبال

دَرد کی روانی ہے خونِ دل کا بہنا ہے
وقت کے مقدّر میں صرف چلتے رہنا ہے

پوچھنے سے کیا حاصل آنکھ کی زباں سمجھو
میرا حالِ دل شاید آنسوؤں نے کہنا ہے

اور کتنے برسوں ہم دن ہی گنتے جائیں گے؟
دَرد اس جُدائی کا اور کتنا سہنا ہے؟

تیرے پیار کی خاطر سب ہی جھیل لیں گے ہم
کاسۂ جدائی بھی آج ہم کو گہنا ہے

صبر اوڑھنا عظمت صبر ہی بچھونا ہے
تُو نے دے دیا ہم کو اور ہم نے پہنا ہے

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ

حضورِ انور کے منصُوبہ کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

۱۔ امانت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جُملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں مستحق یتیم بچّوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد (۳۰۰) روپیہ ماہوار سے ساٹھ صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں۔ کمیٹی کو اُس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت ”یکصد یتامیٰ“ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہِ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

۲۔ مستحق یتامیٰ یا اُن کے وُرثاء توجہ فرمائیں

حضورِ انور کے ارشاد کے تحت امانت ”کفالت یکصد یتامیٰ“ سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا اُن کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

اُمراءِ اضلاع و مربّیانِ کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا اُن کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی، دارالضیافت۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

لجنہ کالم

خدا تعالیٰ فرماتا ہے (۔) دنیا میں انسان گناہ کا مرتکب تکبر کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور تکبر اس کی عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے وہ باوجود آنکھوں کے نہیں دیکھتا اور باوجود کانوں کے نہیں سنتا اور وہ یہ نہیں جانتا کہ ہر ایک انسان پر ایک زمانہ ایسا آیا ہے خواہ وہ امیر ہو یا غریب، فقیر ہو یا بادشاہ کہ اس کا ذکر دنیا میں کوئی نہ کرتا تھا۔ ہر ایک شخص اپنی زندگی پر غور کرکے دیکھ لے۔ جس کی عمر آج چالیس سال کی ہے اکتالیس سال پہلے اس کو کون جانتا تھا۔ اور جس کی عمر پچاس سال کی ہے۔ اکاون سال پہلے اس کو کوئی جانتا تھا؟ پس چاہیے کتنا ہی بڑا انسان ہو خیال کرے کہ اس کی زندگی شروع کہاں سے ہوئی۔ دنیا تو پہلے سے آباد چلی آرہی تھی اور جب اس کے پیدا ہونے سے پہلے بھی دنیا آباد تھی اور یہ بعد میں آیا اور اس کے نہ آنے سے پہلے کوئی نقصان نہیں تھا۔ اور دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا جابر و فاتح بادشاہ جو گذرا ہے اس کے نہ رہنے اور مر جانے سے دنیا کو کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اور دنیا ویسے ہی آباد چلی آرہی ہے۔ بڑے بڑے بادشاہ جو ایک وقت حکومت کرتے تھے ایک وقت آیا کہ ان کو کوئی جانتا بھی نہ تھا تو انسان کو چاہیئے کہ اپنی پیدائش پر غور کرتا رہے اس سے اس میں تکبر پیدا نہیں ہوگا اور وہ بہت سے گناہوں سے بچ جائے گا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) ہر ایک انسان پر ایسا زمانہ آیا ہے کہ دنیا میں اس کا کوئی مذکور نہیں تھا پھر ہم نے اس کو مختلف چیزوں کے خواص سے سمیع اور بصیر انسان بنا دیا۔ انسان کیا ہے انہی چیزوں یعنی مختلف قسم کے اناجوں پھلوں ترکاریوں اور گوشت کا خلاصہ ہے جو ماں باپ کھاتے ہیں۔ بچہ ماں باپ سے ہی پیدا ہوتا ہے اور کبھی کوئی بچہ آسمان سے نہیں گرا۔ دیکھو اگر کسی شخص کی غذا بند کر دی جائے تو اس کے ہاں بچہ پیدا ہونا تو درکنار وہ خود بھی زندہ نہیں رہ سکے گا۔

پھر بچہ ہی سے روح پیدا ہوتی ہے

عام لوگوں کا خیال ہے کہ بچہ تو ماں باپ سے پیدا ہوتا ہے۔ روح کہیں آسمان سے آجاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے پاس پہلے ہی موجود ہوتی ہے مگر یہ خیال روح کی نسبت غلط ہے۔ صحیح یہ ہے کہ روح بھی ماں باپ سے ہی پیدا ہوتی ہے اور یہ ایک بیہودہ اور لغو خیال ہے کہ بچہ تو ماں باپ سے پیدا ہوتا ہے اور روح آسمان سے آتی ہے۔ یہ آریوں کا خیال ہے کہ روح ہمیشہ سے چلی آتی ہے۔ اس طرح خدا روح کا خالق تو نہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ ماں کے پیٹ میں بچہ کی نشوونما کو اس طرح بناتا ہے کہ جس وقت دنیا میں اس کا کوئی مذکور نہ تھا ہم نے چند چیزوں کے خلاصہ سے اس کو سمیع اور بصیر انسان بنایا اور یہ اس غذا کا خلاصہ ہے جو ماں باپ کھاتے تھے۔ بچہ کی پیدائش اور روح کی مثال اس طرح ہے جس طرح جو اور کھجور سے سرکہ بناتے ہیں اور سرکہ سے شراب۔ اس طرح بچہ سے روح پیدا ہو جاتی ہے۔ گلاب کا عطر گلاب کے پھولوں کا ایک حصّہ ہے جو خاص طریقے پر تیار کرنے پر بن جاتا ہے۔ پس جس طرح پھول کی پتیوں سے عطر نکل آتا ہے اور سرکہ سے شراب بن جاتی ہے اسی طرح بچہ کے جسم سے روح تیار ہو جاتی ہے۔ ہمارے ملک میں تو ابھی اس قدر علم نہیں ہے یورپ میں دوائیوں سے عطر تیار کرتے ہیں۔ وہ دو ایک دوائیاں ملائیں اور خوشبو بن گئی۔ پس جس طرح پھولوں سے خوشبو اور جو سے شراب بن جاتی ہے۔ اسی طرح جسم سے روح پیدا ہو جاتی ہے۔ پہلے بچے کا جسم پیدا ہوتا ہے اور پھر جسم میں ہی روح پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) کہ گوشت ترکاریاں یا نئی طرح طرح کے پھل ہر ایک قسم کی دالیں جو ماں باپ کھاتے ہیں۔ ان مختلف قسم کی غذاؤں کا خلاصہ نکال کر ہم نے انسان کو پیدا کیا۔

واقفین نو کیلئے عربی کے بعد اردو بھی بہت اہمیت رکھتی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"پس عربی کے ساتھ ساتھ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اردو لٹریچر کا مطالعہ بھی ضروری ہے اور بچوں کو اتنے معیار کی اردو سکھانی ضروری ہے کہ وہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے اردو لٹریچر سے براہ راست فائدہ اٹھا سکیں"۔

خطبہ فرمودہ ۱۷ فروری ۱۹۸۹ء

کس نے کیا کہا

فرنٹیئر پوسٹ
۲۴۔ فروری ۱۹۹۳ء

انگریزی روزنامہ فرنٹیئر پوسٹ کے ۲۴ فروری کے شمارے میں میاں محمد ابراہیم ربوہ سے کہتے ہیں:۔

آپ کا ایڈیٹوریل (فرنٹیئر پوسٹ ۱۶ فروری ۱۹۹۳ء) جس میں آپ نے اس بات پر مایوسی کا اظہار کیا ہے کہ بی بی سی کے مقرر کردہ پروگرام کے مطابق ہمارے وزیراعظم صاحب نے حصہ لینے سے انکار کر دیا۔ آپ کے تمام قارئین کے جذبات کا عکاس ہے ہم سب اس بات پر نظر لگائے بیٹھے تھے کہ یہ انٹرویو ہوگا۔ خاص طور پر جبکہ بی بی سی کے باوقار ادارے نے اس بات کا اعلان کیا تھا۔ اور اس علاقے کی بہت سی نمایاں شخصیتوں کو اس بات کی دعوت دی تھی کہ وہ اپنے اپنے ملک کے مسائل پر تبصرہ کریں۔

ہندوستانی وزیراعظم جو خاصے زیادہ مسائل میں الجھے ہوئے ہیں اور جن میں سے بعض مسائل تو خاصے گھمبیر ہو گئے ہیں، نے وقت نکال کر تقریباً ایک گھنٹے کے ٹیلیفون انٹرویو پروگرام میں حصہ لیا اور اس بات کی انتہائی کوشش کی بعض غلط فہمیوں کو جو ان کے متعلق اور ان کی انتظامیہ کے متعلق ہیں دور کیا جائے۔

اسی طرح میاں نواز شریف بھی اس پروگرام میں حصہ لے سکتے تھے اور اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی مالی اور اقتصادی اصلاحات کا ذکر کر سکتے تھے اور ان باتوں کا ذکر کرنے سے یقیناً فائدہ ہوتا۔

جب ایک عالمی تنظیم سے وعدہ کر لیا جائے تو یہ بات ہمارے قومی مفاد میں ہے کہ اس وعدے کو نبھایا جائے۔ بی بی سی نے اس بات پر مایوسی کا اظہار کیا اور احتجاج بھی جو "سفارتی" الفاظ میں کیا گیا۔ جہاں تک ہم پاکستانیوں کا تعلق ہے۔ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ وعدہ بہر حال وعدہ ہے اور جس کسی نے بھی وزیراعظم سے یہ درخواست کی کہ وہ اس پروگرام میں حصہ نہ لیں اور آخری لمحوں میں اس پروگرام کو ترک کر دیں اس نے ملک کے تمام لوگوں کے جذبات کو مجروح

باقی صفحہ ۶ پر

THE FRONTIER POST

The BBC interview affair

Your editorial note expressing disappointment (FP Feb. 16, 1993) over our premier's nonappearance at a scheduled interview arranged by BBC is truly representative of your readers' sentiments. We had all been looking forward to the interview, particularly after repeated announcements made by the prestigious BBC which had hauled in several dignitaries of this region to comment on problems and their solutions affecting their particular countries.

Indian prime minister who is beset with numerous complicated problems, some of which had become intensely acute and pressing did take time to participate in an hour-long phone-in interview and strove hard to remove some of the misunderstandings affecting his country and administration.

Mian Nawaz Sharif would have similarly availed himself of this opportunity of introducing his financial and economic reforms and thus enhanced the image of his country.

Nevertheless he could have tactfully and diplomatically avoided questions he preferred to skip over, but to decline to be drawn into an international discussion he had promised to participate in is definitely beyond a common man's comprehension. Word given to an international organization should have been honoured in our national interest.

BBC expressed its disappointment and resentment in diplomatic words, while we Pakistanis at home feel that a commitment is a commitiment after all and whosoever requested PM to abstain and back out at the eleventh hour has hurt the feelings of his countrymen who want to see him grow from strength to strength, morally, socially and politically, as our country's representative.

Mian Mohammad Ibrahim,
Rabwah.

Wesnesday February 24, 1993

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون۔ سین

پاک امریکہ تعلقات

بتایا گیا ہے کہ امریکہ کی حکومت نے اس بات پر اتفاق کر لیا ہے کہ پاکستان کو محدود اقتصادی امداد دینی شروع کر دی جائے چنانچہ اس کا پہلا قدم یہ ہے کہ غیر سرکاری تنظیموں کو پاکستان میں خاصی رقوم دی جائیں گی۔ سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ امریکی حکومت نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ وہ ایسی رقوم دینے کو تیار رہے جو غیر سرکاری تنظیموں کے ذریعے استعمال کی جائیں اور جن سے ملک میں ترقی کی سکیموں پر عمل درآمد کروایا جائے۔ البتہ ان ذرائع نے یہ بھی کہا ہے کہ ابھی تک امریکہ کی حکومت نے کوئی رقم ادا نہیں کی۔ ہاں اس بات کی توقع ظاہر کی جا سکتی ہے کہ یہ رقوم جلد ادا کی جائیں گی۔ ان ذرائع نے اس خیال کا بھی اظہار کیا ہے کہ اس امداد کے دیئے جانے کا یہ مطلب ہے کہ آہستہ آہستہ دونوں ممالک کے تعلقات نارمل ہو جائیں گے اور پوری امداد جو پہلے دی جاتی تھی وہ پاکستان کو دی جانے لگے گی ان ذرائع نے اس بات کی بھی یقین دہانی کرائی ہے کہ تیس سال تک کے لئے توانائی کے پروگرام کے سلسلے میں امریکہ مدد کرنے کے لئے تیار ہے۔ امریکہ کی بعض نجی فرمیں حکومت کی طرف سے یہ ہدایات حاصل کر چکی ہیں کہ وہ پاکستان میں اپنے طریق کار کے متعلق لائحہ عمل تیار کریں اور اندازے لگائیں کہ توانائی کی پیداوار کے لئے کتنی رقوم کی ضرورت ہو گی۔ ان ذرائع نے یہ بھی کہا ہے کہ امریکہ کی حکومت نے اس بات پر بھی اتفاق کر لیا ہے کہ ایک ہائیڈرو پاور پراجیکٹ شمال مغربی سرحدی صوبے میں لگایا جائے۔ اس سلسلے میں امریکہ کا ایک وفد عنقریب پاکستان آکر اپنے اندازے لگائے گا اور وہ ایسا منسٹری آف واٹر اینڈ پاور کے ساتھ کرے گا۔ ان ذرائع نے کہا ہے کہ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ پاکستان اور امریکہ کے تعلقات میں جو سرد مہری آگئی تھی اب اس کا خاتمہ ہونے والا ہے اور عنقریب یہ کہا جا سکے گا کہ دونوں ممالک کے تعلقات نارمل ہو گئے ہیں۔ پاکستان اس عرصہ میں جب کہ یہ تعلقات نارمل نہیں تھے دیگر کئی ممالک سے امداد حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔

امریکہ سے آنے والے ۶۰ ر کمانڈوز کے متعلق بھی یہی خیال کیا جاتا ہے کہ یہ تعلقات بہتر بنانے ہی کے لئے ایک اقدام کیا گیا ہے۔ مقصد ان کمانڈوز کے آنے کا یہ ہے کہ پاکستانی کمانڈوز کے ساتھ مل کر یہ مشقیں کریں اور پاکستانی کمانڈوز کی مہارت پہلے سے زیادہ ہو جائے۔

رسوائے زمانہ سلمان رشدی

گذشتہ دنوں رسوائے زمانہ سلمان رشدی نے بی بی سی پر کہا تھا کہ اسے امید ہے کہ ایران اپنا فتویٰ واپس لے لے گا۔ کیونکہ متعدد یورپی ممالک نے اس پر اس رنگ میں دباؤ ڈالا ہے کہ وہ زیادہ دیر تک اس دباؤ کو برداشت نہیں کر سکے گا اس کے مقابلہ میں کلیم صدیقی جس نے برطانوی مسلمانوں کی پارلیمان تشکیل دی ہے نے کہا ہے۔ اور یہ بات ایران کے فتویٰ کی چوتھی سالگرہ پر کہی گئی ہے کہ وہ مصنف سلمان رشدی کے جسم کی ہر ہڈی توڑ کر رکھ دے گا۔ یہ بات انہوں نے ایک لوکل ریڈیو کو انٹرویو دیتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ ہم اسے قتل نہیں کرنا چاہتے لیکن اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ ہم اس کے جسم کی ہر ہڈی کو توڑ کر رکھ دیں گے۔ اگر یہ شخص مرکزی پوزیشن کو نہیں چھوڑتا اور اگر یہ ہماری ہتک کرنے سے باز نہیں آتا تو اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ بالآخر ہم اسے پکڑ لیں گے۔

اتوار کے روز فتویٰ کی چوتھی سالگرہ تھی یہ فتویٰ ایران کے روحانی لیڈر آیت اللہ روح اللہ خمینی نے ۱۹۸۹ء میں دیا تھا اور مسلمانوں سے کہا تھا کہ وہ گستاخ رسول سلمان رشدی کو قتل کریں۔ یہ فتویٰ اس کی کتاب شیطانی آیات کے سلسلے میں دیا گیا تھا۔ ایران کے موجودہ روحانی لیڈر آیت اللہ علی خامنائی نے چوتھی سالگرہ کے روز کہا کہ اس مصنف کو ان کے حوالے کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ صرف یہی ایک طریق ہے جس سے فتویٰ پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ ایران کا اصرار ہے کہ جس شخص نے یہ فتویٰ دیا تھا یعنی آیت اللہ روح اللہ خمینی وہی اس فتویٰ کو منسوخ کر سکتے ہیں یہ بات اس لئے کہی گئی ہے کہ بعض یورپین ممالک نے ایران پر مختلف قسم کے دباؤ ڈال کر اس سے یہ کہلوانا چاہا ہے کہ اب وہ اس فتویٰ کو واپس لیتے ہیں۔ لیکن ایران نے کبھی ایک ذرہ بھر فتویٰ سے پیچھے ہٹنے کا نہ سوچا ہے نہ اعلان کیا ہے۔ اور اب انہوں نے یہ بات بھی کہہ دی ہے کہ اگر یہ فتویٰ واپس ہی لینا ہوتا تو یہ صرف وہی شخص لے سکتا تھا جس نے یہ فتویٰ دیا تھا۔ اور چونکہ اب آیت اللہ روح اللہ خمینی فوت ہو چکے ہیں۔ اس لئے اس فتویٰ کے واپس لئے جانے کا کوئی امکان نہیں۔

بھارت ۔ حزب اختلاف

بتایا گیا ہے کہ مختلف ممالک کے سرکردہ لیڈر جنہوں نے گذشتہ ایام میں ہندوستان کا دورہ کیا ہے یا جو عنقریب وہاں کا دورہ کرنے والے ہیں ان میں سے ہر ایک کا یہ فیصلہ ہے کہ وہ حزب اختلاف بھارتیہ جنتا پارٹی سے ملاقات نہیں کریں گے۔ ان کے اس فیصلے کی بنا بابری مسجد کا انہدام ہے۔ ان میں جرمن چانسلر ہیلمٹ کول شامل ہیں۔ جن کا یہ فیصلہ ہے کہ وہ ایل۔ کے۔ ایڈوانی جو حزب اختلاف کے لیڈر ہیں سے ملاقات نہیں کریں گے۔ گذشتہ جنوری میں دو عالمی لیڈر برطانوی وزیر اعظم اور روس کے صدر جنہوں نے ہندوستان کا دورہ کیا ان کا بھی فیصلہ یہی تھا کہ وہ حزب اختلاف کے لیڈر سے نہیں ملیں گے۔

اسی طرح وزیر اعظم سپین فیلی پوگونزالیس (GONZALEZ) جو اس مہینے ہندوستان آئے تھے۔ ان کے دورے کی بھی ایک نمایاں بات یہ تھی کہ انہوں نے مسٹر ایڈوانی سے ملاقات نہیں کی۔ اگرچہ عام طریق تو یہ ہے کہ مغربی ممالک کے لیڈر جس ملک میں بھی جاتے ہیں وہاں کی حزب اختلاف کو ضرور ملتے ہیں۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ حزب اختلاف چونکہ آئندہ کی حکومت بن سکتی ہے۔ اس لئے تعلقات ان سے بھی اچھے رکھے جائیں اور مغرب کے ممالک حزب اقتدار اور حزب اختلاف کو ایک ہی نظر سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ جمہوریت کا اصل مطلب ہی یہ ہے کہ جو آج صاحب اقتدار ہے وہ کل حزب اختلاف ہو سکتا ہے اور جو حزب اختلاف ہے وہ کل شائد حزب اقتدار ہو سکتا ہے۔ اسی لئے تمام دوروں میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں سے ملاقاتیں ہوتی ہیں اور دونوں سے ہر قسم کے معاملے پر گفت و شنید بھی ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ ہندوستان کی حزب اختلاف نے بابری مسجد کے انہدام کی وجہ سے اپنے آپ کو دنیا بھر میں بدنام کر لیا ہے۔ اس لئے بیرونی ممالک کے سیاسی لیڈر ہندوستان آتے ہیں تو اس پارٹی کے افراد سے نہیں ملتے اگر انہیں ملا جائے تو اس سے یہ مطلب بھی لیا جا سکتا ہے کہ بیرونی حکومتیں ان کی حمایت کرتی ہیں۔ اس سے پہلے تمام مغربی سربراہان مملکت جن میں برطانوی وزیر اعظم اور امریکہ کے صدر بھی شامل ہیں۔ وہ لس ولینا سے اپنے دوروں کے دوران ملتے رہے ہیں۔ حالانکہ لس ولینا پولینڈ کی حکومت کے خلاف سرگرم عمل تھے مسٹر ایڈوانی سے یورپین لیڈروں کے نہ ملنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ وہ مسجد کے انہدام کی مذمت کرتے ہیں اور مسلمانوں کے ساتھ اپنے تعلقات کو خراب نہیں کرنا چاہتے۔

ملائشیا کے وزیر اعظم

ملائشیا کے وزیر اعظم ڈاکٹر مہاتیر بن محمد نے گذشتہ روز اس امید کا اظہار کیا کہ کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کی قراردادوں اور شملہ معاہدہ کے مطابق گفت و شنید سے حل کر لیا جائے گا۔ آپ وزیر اعظم پاکستان کی طرف سے دی گئی ایک دعوت کے موقعہ پر خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ ہندوستان اور پاکستان اگر برسرپیکار نہ ہوں تو سارے جنوبی ایشیا میں ترقی کا باعث بن سکتے ہیں۔ ملائشیا کے وزیر نے مزید کہا کہ وہ جنوبی ایشیا میں ترقی کے لئے اقتصادی تعاون کی تنظیم میں دلچسپی رکھتے ہیں وسطی ایشیا کے سات ملکوں کو اس تنظیم میں شامل کر کے ایک اہم قدم اٹھایا گیا اس طرح اس علاقے کی ترقی کو یقینی بنایا گیا ہے۔ ہم اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ اقتصادی تعاون کی تنظیم اور سارک آپس میں تعاون کریں اور یہ دونوں آسیان سے بھی تعاون کریں اس موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان نے کہا کہ عالمی برادری کو ہندوستان پر زور دینا چاہیئے کہ وہ کشمیر میں اپنے وعدے پورے کرے اور کشمیریوں کو حق خود ارادیت دے۔ انہوں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ بوسنیا اور کشمیر میں اشد ترین مظالم ہو رہے ہیں۔ بابری مسجد کے انہدام اور ہندوستان میں مسلمانوں پر مظالم کا بھی ذکر کیا آپ نے ملائشیا کی اس تجویز کو سراہا کہ اس علاقے کو امن آزادی اور غیر جانبداری کا علاقہ بنا دینا چاہیئے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ جن فلسطینیوں کو ملک سے نکالا گیا ہے انہیں واپس لیا جانا چاہیئے۔

کابل میں لوٹ مار

بتایا گیا ہے کہ روسیوں کی افغانستان سے واپسی کی چوتھی سالگرہ پر جو کمزور سی جنگ بندی ہوئی تھی اس کے دوران اسلامک گوریلوں نے کابل میں رہنے والے لوگوں میں قتل و غارت اور لوٹ مار کی۔ بعض علاقے جہاں پہلے بھی تباہی پھیل چکی ہے اور جہاں کے لوگ اس تباہی سے خاصے پریشان ہیں۔ وہاں پر جب لوٹ مار ہوئی تو ان کی پریشانیوں میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔ ہر شخص اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھنے لگا اور ضروریاتِ زندگی سے بھی محروم ہوتا نظر آیا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ عارضی جنگ بندی مفید ثابت ہونے کی بجائے کئی صورتوں میں نقصان دہ ثابت ہوئی جنگ بندی تو اسی وقت مفید ثابت ہو سکتی ہے جب فریقین یہ سمجھیں کہ مزید جنگ کو روک کر امن کی بات کی جانی چاہیئے لیکن اگر کسی اور وجہ سے جنگ بندی کروا لی جائے تو یہ جنگ بندی کا عرصہ لمبا بھی نہیں ہوتا اور اس میں لوگ اپنی بے چینی کے مظاہرے کے لئے لوٹ مار بلکہ قتل و غارت پر بھی اتر آتے ہیں۔ کابل میں بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ جب بھی جنگ بندی کی افواہیں اڑتی ہیں یا کسی طور پر چند روز کے لئے جنگ بندی ہوتی ہے۔ لوگوں کی بے چینی بڑھ جاتی ہے کہ جنگ بندی سے ان کے امن و سکون میں اضافہ ہونا چاہیئے لیکن بعض غلط قسم کے عناصر اس جنگ بندی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے لوگوں کو ہراساں کرتے ہیں اور اپنے آپ کو لوٹ مار میں مصروف کر لیتے ہیں۔

اسلامی کانفرنس تنظیم / کشمیر

اسلامی کانفرنس تنظیم نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ بھارت نے اس تنظیم کو مقبوضہ کشمیر میں جاکر حالات کا جائزہ لینے کی اجازت نہیں دی۔ یہ بات اس تنظیم کے ایک رکنی ممبر سفیر ابراہیم صالح نے گذشتہ روز اسلام آباد میں ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر بتائی انہوں نے مزید کہا کہ بھارتی حکومت کے انکار کا مطلب یہ ہے کہ وہاں انسانی حقوق کے خلاف جو کچھ ہو رہا ہے اس کو چھپائے رکھا جائے اس تنظیم نے بھارت سے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ وہ عالمی انسانی حقوق کی تنظیم کو اجازت دے کہ وہ جموں اور کشمیر جاکر وہاں کے کوائف اکٹھا کر سکیں۔

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اسلامی تنظیم کانفرنس کے وزراء خارجہ کے اجلاس میں جو کراچی میں ۲۵ اپریل کو منعقد ہوگا کشمیر کا سوال اٹھایا جائے گا۔ سفیر صالح نے کہا کہ کشمیری لوگوں کی طرف اس تنظیم کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر حامد الغابد کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی بہت سی رپورٹیں ملی ہیں۔ اور ان کی بنا پر انہوں نے مجھے یعنی سفیر موصوف کو آزاد کشمیر جانے کے لئے کہا ہے تاکہ میں براہ راست ان امور کے متعلق واقفیت حاصل کر سکوں۔ سفیر موصوف نے کہا کہ وہ اپنے قیام کے دوران وزیر صدیق خان کانجو سے اپنی تنظیم اور کشمیر کے متعلق گفت و شنید کریں گے۔

یورپ میں اقلیتوں پر حملے

ایمنسٹی انٹرنیشنل کی ایک رپورٹ کے مطابق مغربی یورپ کے بہت سے ممالک میں اقلیتوں پر حملے کرانے میں پولیس کا ہاتھ دیکھا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ان حملوں میں لوگ زخمی بھی ہوئے ہیں اور بعض اموات بھی واقع ہوئی ہیں لیکن جو لوگ اس بات کے ذمہ دار ہیں ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جاتی یا اگر دکھاوے کے لئے کارروائی کی جاتی ہے تو وہ بہت تھوڑی ہوتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یورپ کے مختلف ممالک میں یکے بعد دیگرے پولیس کو اقلیتوں سے برا سلوک کرنے میں ملوث پایا گیا ہے زیادہ تر نسل اور رنگ کو سامنے رکھتے ہوئے لوگوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے اور حملہ کرنے والوں کو عدالت میں پیش نہیں کیا جاتا۔ یہ بات ایک ایسی انسانی حقوق کی تنظیم نے کہی ہے جس کا مرکزی دفتر لندن میں ہے اگرچہ یورپ کی مختلف حکومتوں نے بظاہر اس بات پر تشویش کا اظہار کیا ہے لیکن یہ یورپ میں جو سامنے آئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ یہ محض اشک شوئی ہے اور حقیقتاً حکومتیں اس بات کے متعلق کسی تشویش کا اظہار نہیں کر رہیں کہا جاتا ہے یہ دراصل سیاست کا کھیل ہے اور یہ آگ بھڑکنے سے بہت زیادہ وسیع پیمانے پر نقصان ہو سکتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ حکومتیں یہ نہیں چاہتیں کہ اپنے ایجنٹوں کو نسل کی بنا پر لوگوں کو تکلیف پہنچانے کی وجہ سے موردِ الزام ٹھہرایا جائے اور اس لئے جب نسلی فسادات اٹھ کھڑے ہوتے ہیں تو حکومتیں کان لپیٹ کر بیٹھی رہتی ہیں۔ ایمنسٹی نے ۱۹۸۷ء سے شروع کر کے اب تک کے بہت سے واقعات اپنی رپورٹ میں بیان کئے ہیں۔ جتنے واقعات پیش کئے گئے ہیں یہ سب کے سب غیر ملکیوں کے ساتھ پیش آئے اور ان میں سے کسی میں بھی ان لوگوں کو جو ان فسادات کے ذمہ دار تھے سزا کا ذکر نہیں ہے۔

بچوں کا علاج

گزشتہ روز سندھ کے گورنر محمود اے ہارون نے عوام الناس کی توجہ اس بات کی طرف دلائی کہ انہیں دواؤں کے بہتر استعمال کا علم ہونا چاہیئے بچوں کے سلسلے میں نہ صرف دواؤں کا علم ہونا چاہیئے بلکہ ان کے دیگر مسائل سے بھی انہیں واقفیت ہونی چاہیئے۔ آپ ایک ورکشاپ سے خطاب کر رہے تھے۔ جس کا موضوع تھا "بچوں کے لئے دواؤں کا عقلمندانہ استعمال اور ذرائع ابلاغ کا فرض۔ یہ سیمینار کالج آف فزیشنز اور سرجنز پاکستان میں منعقد کیا گیا تھا۔ گورنر سندھ نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ بچوں کی دیکھ بھال کے سلسلے میں بنیادی امور تمام پاکستانی ماؤں کو معلوم ہونے چاہئیں اور اس علم کا حاصل کرنا ان کا بنیادی حق ہے۔ اس سلسلے میں آپ نے اس بات پر زور دیا کہ صحت اور دواؤں کی پالیسی کا ایک دوسرے سے تعاون ہونا چاہیئے اور اس سلسلے میں عالمی تنظیم صحت نے جو گائیڈ لائینز ضروری اشارے دیئے ہوئے ہیں ان پر عمل کیا جانا چاہیئے۔ اس سلسلے میں آپ نے کہا کہ پریس اور الیکٹرانک میڈیا کو چاہیئے کہ وہ والدین کی بھرپور تربیت کرے۔ الیکٹرانک میڈیا کے متعلق آپ نے اس خیال کا اظہار کیا کہ یہ ایک بہت اچھا مثبت کردار ادا کر سکتا ہے۔ کیونکہ اسے ان پڑھ لوگ بھی دیکھ کر باتیں سمجھ سکتے ہیں۔ سندھ کے گورنر نے اس بات پر تنقید کی کہ وہ بچوں کے لئے دواؤں کے سلسلے میں لوگوں کو آگاہی بہم پہنچاتے ہیں۔

آپ نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ ایک ہزار میں سے ۱۰۵ بچے پہلی سالگرہ سے پہلے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ اور یہ ایسی بیماریوں کی وجہ سے ہوتا ہے جنہیں روکا جا سکتا ہے۔ آپ نے کہا کہ سرکاری ایجنسیوں کے فرائض میں بھی یہ بات شامل ہے کہ وہ اس بات کی طرف توجہ دیں اور دواؤں کی فروخت کے سسٹم کو بہتر بنائیں۔ اسی طرح عام ڈاکٹروں کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی غفلت کی وجہ سے ناپسندیدہ نتائج سامنے آتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ۷۰ فیصد دوائیں جو بچوں کے لئے تشخیص کی جاتی ہیں وہ بیکار یا مضرت رساں ہوتی ہیں اور اس کی وجہ وہ ڈاکٹر ہیں جو علاج میں پوری توجہ نہیں دیتے۔ آپ نے بتایا کہ وفاقی حکومت نے میڈیکل پیشے کے لوگوں کے لئے بہت سے ٹریننگ سنٹر ٹریننگ کے لئے جاری کئے ہوئے ہیں ان سے بھی فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

مطیع اللہ محمود

ایک چھوٹی سی بات

آپ نے جو سلسلہ "ایک چھوٹی سی بات" شروع کیا ہے۔ بیحد دلچسپ ہے۔ میں اس وقت آپ کو ایک اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کائنات میں ہر شے کے مختلف پہلو ہیں۔ جو ایک جانب فائدہ مند اور دوسری جانب نقصان دہ ہوتے ہیں۔ پاکستان میں چند برسوں پہلے پولیتھین کے شاپنگ بیگ تیار ہونا شروع ہوئے۔ جو آناً فاناً ہر طرف دست بدست پھیل گئے۔ بزرگ نوجوان اور طلبہ کے ہاتھوں میں اہم دستاویزات اور نصابی کتب اور خواتین کے دست رنگین میں زرق برق سلے کپڑے۔ ان سلے کپڑے شاپنگ بیگ میں سے جھلک دکھائی دیتے ہیں۔

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان —— محمد اسماعیل منیر

محترم میر مبارک احمد صاحب اور ماسٹر عبد السلام صاحب

محلہ ناصر آباد ربوہ کے ایک اور بزرگ اور مخلص احمدی دوست مکرم میر مبارک احمد صاحب ۲۳ جنوری ۹۳ء کو اللہ کو پیارے ہو گئے۔

ابھی کل ہی تو انہیں اپنے ہم زلف بھائی ماسٹر عبد السلام صاحب کے جنازہ پر بھاگ دوڑ کرتے دیکھا۔ باوجود علالت اور کمزوری طبع کے ان کی نماز جنازہ میں شرکت کے لئے بیت اقصیٰ پہنچے اور پھر ذرا سستا کر ان کے گھر مہمانوں کو رخصت کرنے پہنچ گئے بلکہ دوپہر کے وقت جنازہ کی روانگی کے وقت عاجز نے بھائی ماسٹر عبد السلام صاحب کے جملہ لواحقین کو پیارے آقا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا اور انکی طرف سے تعزیت کا پیغام سنایا تو یہ بھی وہیں کھڑے تھے اور پیغام کو دہراتے گئے تا مستورات بھی اچھی طرح سن لیں۔ انہیں کیا خبر تھی کہ کل ان کا جنازہ بھی تیار ہو جائے گا اور جس طرح یہاں دونوں بھائی ہم زلف ہونے کے ناطے ایکدوسرے کے قریب تھے ان کی قبریں بھی ایک دوسرے کے قریب ہونگی اور خدا کرے کہ اگلے جہان میں بھی دونوں ایک دوسرے کے قریب قریب ہوں۔

دونوں کی صفات حسنہ کچھ مشترک تھیں مثلاً دونوں محلہ والوں کا خیال رکھتے تھے۔ باہمی میل ملاپ دونوں کا بہت تھا جب بھی دیکھو ان کی مجلس کہیں نہ کہیں لگی ہو گی چائے کے ذریعہ خدمت بھی ہو رہی ہو گی۔ نئی بیت بنانے کا پروگرام ہو تو اس میں دونوں سرفہرست اسی طرح ڈش انٹینا لگوانا ہو تو پھر دونوں اس میں شامل اسی طرح کوئی اور اجتماعی پروگرام ہو تو ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی سعی کرتے تھے۔ ضرورت مندوں کا خیال رکھتے تھے۔ حضور سے دونوں کو والہانہ عشق تھا۔ حضور کی باتیں سننے اور پھر آگے دوسروں کو سنانے میں خوب جوش دکھلاتے تھے۔

محترم میر صاحب کا ایک ہی بچہ ہے۔ آجکل عزیز رفیق احمد صاحب ایم ایس سی کیمسٹری کے آخری امتحان میں شامل ہیں گذشتہ جلسہ قادیان میں بھی حاضر تھا ڈیوٹی سے فرصت ملتی تو بیت الدعا میں اکثر نظر آتا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے والد کے نقش قدم پر چلنے والا بناوے۔

بقیہ: صد ۳

کیا ہے۔ حالانکہ ہمارے ملک کے تمام شہری انہیں مضبوط سے مضبوط تر دیکھنا چاہتے ہیں۔ اخلاقی لحاظ سے۔ سماجی لحاظ سے اور سیاسی لحاظ سے بھی۔ اور وزیر اعظم ہمارے ملک کے نمائندہ ہیں۔

ناقابلِ فہم

دی نیوز۔ ۲۷ فروری ۱۹۹۳ء

روزنامہ اخبار دی نیوز نے اپنے ۲۷ فروری ۱۹۹۳ء کے شمارے میں ایک اداریے میں اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اقوام متحدہ کے کمیشن برائے انسانی حقوق کے بہت سے اراکین نے انفرادی طور پر اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی حکومت کی طرف سے بہت زیادتی ہو رہی ہے۔ لیکن ان اراکین کے اس خیال کے باوجود اقوام متحدہ کے کمیشن نے اس سلسلے میں کوئی قرارداد منظور نہیں کی ہو سکتا ہے بعض اراکین یہ سمجھتے ہوں کہ یہ تو دو ممالک کا علاقائی جھگڑا ہے۔ اس میں ہمیں ہاتھ ڈالنے کی ضرورت نہیں لیکن یہ انتہائی غیر منطقی بات ہے۔ اگر اراکین یہ جانتے ہیں کہ مقبوضہ کشمیر میں زیادتی کی جا رہی ہے تو ان کا فرض ہے کہ وہ قرارداد منظور کرکے ہندوستان کو اس سے باز رکھیں اگر ایسا نہ کیا گیا تو یہ بات ناقابل فہم ہو گی کہ ایک طرف تو اراکین جانتے ہیں کہ زیادتی ہو رہی ہے دوسری طرف محض اس لئے کہ وہ اسے دو ملکوں کا علاقائی جھگڑا سمجھ کر اس کے متعلق کوئی قرارداد منظور نہیں کرتے۔

"دنیا کے سیاستدان ہمارے لئے بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں ان کو اس وقت سمجھانے کی ضرورت ہے۔ اور اگر وہ سمجھ جائیں تو ساری دنیا سے فساد اٹھ سکتے ہیں۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)۔

بچوں کے لئے

عزیز بچوں کے لئے ہم نے ایک اعلان الفضل ۱۰ فروری ۱۹۹۳ء میں شائع کیا تھا۔ جس میں بچوں سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دس منتخب فقرات تحریر کرکے ہمیں بھجوائیں تاکہ شائع کئے جا سکیں۔

اس کے جواب میں عزیزہ عصمت جہاں کلاس دہم، عزیزم محمد اکرم کشمیری اور عزیزم بلال احمد بشارت نے منتخب فقرات ہمیں بھجوائے ہیں۔ ان سب بچوں کا بہت شکریہ۔

عزیز بچوں سے درخواست ہے کہ وہ جب ایسے ارشادات بھجوائیں تو اس کا حوالہ ضرور درج کریں کہ یہ ارشادات کہاں سے حاصل کئے گئے ہیں۔ جن بچوں نے یہ ارشادات بھجوائے ہیں وہ بھی حوالہ بھجوائیں۔ تب شائع کئے جا سکیں گے۔ عزیز بچے یہ ارشادات پوری احتیاط سے نقل کریں اور بہتر ہے کہ کسی بڑے کو دکھا دیا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب بچوں کو احمدیت کا خادم بنائے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔

عزیزہ منصورہ حنا صاحبہ بنت عبد الوہاب صاحب جامکے چیمہ ضلع سیالکوٹ لکھتی ہیں:-

آج ۱۰ فروری کا اخبار ملا "بچوں کیلئے" نوٹ پڑھا۔

میں نے ایک ڈائری بنائی ہوئی ہے جس میں سلسلہ کے اخبار و رسائل اور کتب سلسلہ سے باتیں نوٹ کرتی رہتی ہوں۔ اپنی ڈائری میں سے کچھ فقرات لکھ رہی ہوں۔

۱۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا ایک پیغام جو آپ نے ۱۹۴۷ء میں تحریر فرمایا۔ اغلباً مصباح میں پڑھا اس کا ایک فقرہ جو ہمارے حق میں دعا بھی ہے اور قابل عمل بھی یہ ہے

"صداقت تمہارا زیور، امانت تمہارا حسن، اور تقویٰ تمہارا لباس ہو۔ خدا تمہارا ہو تم اس کے ہو۔"

۲۔ ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۰۲

"انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔ وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے۔"

۳۔ ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۸۵

"پس بے خوف ہو کر مت رہو استغفار اور دعاؤں میں لگ جاؤ اور ایک پاک تبدیلی پیدا کرو"۔

۴۔ ملفوظات جلد اول صفحہ ۵۶۷

"جذبات اور گناہ سے چھوٹ جانے کے لئے اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کرنا چاہیئے جب سب سے زیادہ خدا کی عظمت اور جبروت دل میں بیٹھ جائے تو گناہ دور ہو جاتے ہیں"۔

۵۔ ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۲۸

"مگر جو خدا کے بندے ہوتے ہیں ان میں خوشبو اور برکت ہوتی ہے۔ فریب اور مکر سے ان کو کوئی غرض نہیں ہوتی"

۶۔ ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۳۱

"جو شخص خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے (اس پر خدا سے نور اترتا ہے (وہ) اپنے فرشتوں کو اس کی خدمت کے واسطے مامور فرماتا ہے۔ جو اس کے واسطے کچھ کھوتا ہے اس کو اس سے ہزار چند دیا جاتا ہے"۔

۷۔ فرمودات امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

"ساری بلندیوں کا راز اس میں ہے کہ جو سب سے اعلیٰ ہے اس کے سامنے سب سے زیادہ نیچے ہو جاؤ"۔

"ہر سجدے کو آپ کا عجز بڑھانا چاہیئے"

"اللہ تعالیٰ کے احسانات کو یاد رکھنے والا دل کبھی شیطان کے حملوں کا نشانہ نہیں بن سکتا"۔

چھوٹے بہن بھائیوں کے سالانہ امتحانات ہونے والے ہیں۔ ان کے لئے آپ سے اور قارئین الفضل سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ: صد ۵

لوگ شاپنگ بیگ کا غلط استعمال کرتے ہیں اور انہیں نالیوں وگٹر وغیرہ میں پھینک دیتے ہیں جو کر پانی کے اخراج میں رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ یہ عوام کا فرض ہے کہ وہ شاپنگ بیگوں کو غلط استعمال میں نہ لائیں اور ناکارہ شاپنگ بیگوں کو گھر کے ایک کونے میں اکٹھا کرکے جلا دیا کریں ؟ تاکہ یہ گلیوں اور نالیوں تک نہ پہنچ پائیں۔ نیز ماحولیاتی آلودگی سے بچا جا سکے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

ساجد رضا ابن پرویز احمد ڈھلو
ترگڑی

جویریہ شفیق بنت محمد شفیق
راہوالی

فوزیہ اشرف بنت محمد اشرف بھٹی
ترگڑی

مہوش اشرف بنت محمد اشرف
ترگڑی

نرگس نسیم بنت محمد یونس مستری
ترگڑی

بشرہ ظہیر بنت ظہیر احمد
گجو چک ضلع گوجرانوالہ

اعجاز احمد چیمہ ابن منظور احمد
گجو چک ضلع گوجرانوالہ

توشیبہ ظفر بنت ظفر اقبال جنجوعہ
ترگڑی

ذیشان احمد ابن عبد الرشید جنجوعہ
ترگڑی

بشریٰ عنبرین بنت عبد المجید بھٹی
ترگڑی

سائرہ نرگس بنت محمد اکرم
تلونڈی موسیٰ خان

قمر الدین ابن فاروق احمد
تلونڈی موسیٰ خان

محمود سلیم ابن سلیم احمد
تلونڈی موسیٰ خان

بشیر الدین محمود احمد ابن محمد یوسف
تلونڈی راہوالی

محمد عادل ابن محمد اکرم
راہوالی

جمشید اقبال ابن خالد پرویز
کاموںکی ضلع گوجرانوالہ

مستنصر احمد ابن محمد اکرم
سادھوکی ضلع گوجرانوالہ

علیم احمد ابن صغیر احمد طاہر
سادھوکی ضلع گوجرانوالہ

عامر رضا ابن بشیر احمد
سادھوکی ضلع گوجرانوالہ

عطیۃ الحئی بنت محمد یوسف
تلونڈی موسیٰ خان

عثمان احمد ابن مختار احمد
کاموںکی ضلع گوجرانوالہ

محمد سلیمان احمد ابن محمد شریف
کاموںکی ضلع گوجرانوالہ

جو دوست وقفِ نو میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔

رمضان المبارک میں اوقاتِ کار
صبح ۸ بجے تا ۴½ بجے شام
جمعۃ المبارک
وقفہ ۱۲ بجے تا ۲½ بجے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ ربوہ
فون
۶۳۴ ——— ۵۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: یکم مارچ۔ صبح سے دھوپ نکلی ہوئی ہے۔ سردی کا سلسلہ جاری ہے

○ بتایا گیا ہے کہ سپریم کورٹ نے سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ کے خلاف توہین عدالت کی کارروائی کے ضمن میں قومی اخبارات کے ان رپورٹروں کو طلب کر لیا ہے جنہوں نے ان کی چار فروری کی تقریر کی رپورٹنگ کی تھی

○ آٹھویں ترمیم کی تنسیخ کے لئے امید ہے کہ اپریل میں بل پیش کر دیا جائے گا۔ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اس ترمیم کی اچھی باتیں برقرار رکھیں گے انہوں نے مزید کہا ہے کہ پارلیمانی طرز حکومت کو اس کے حقیقی رنگ میں لائیں گے۔ آدھا پارلیمانی اور آدھا دوسرا انتظام مناسب نہیں ہے۔ آئینی ماہرین کی کمیٹی اس کا جائزہ لے رہی ہے۔ اس سلسلے میں پارلیمنٹ کو مکمل بااختیار بنا دیں گے۔

○ فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ رمضان میں ہی تبدیلی کی توقع ہے صدر اور وزیر اعظم اب قریب نہیں آسکتے۔ اور کہ صدر پیپلز پارٹی کے فطری اتحادی ہو سکتے ہیں۔ ان سے تعاون مفید ہوگا وہ اپنے خطرناک اختیارات سے حکومت برطرف کر کے نئے انتخابات کرا سکتے ہیں۔

○ پنجاب یونیورسٹی میں پولیس ایکشن کے دوران فائرنگ کی گئی جس سے ایک اے ایس آئی ہلاک ہو گیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ فائرنگ طلبہ کے ایک گروپ نے کی تھی۔ انہوں نے پولیس وین کو نذر آتش کر دیا۔ اور وائس چانسلر ہاؤس پر حملہ کیا گیا اس موقع پر سب انسپکٹر سمیت چار پولیس ملازمین زخمی ہوئے

○ کابل پر میزائیلوں کی بارش سے ۱۰۰ شہری ہلاک اور ۱۶۰ زخمی ہوئے۔ بتایا گیا ہے کہ میزائیل سبزی منڈی پر گرے جہاں لوگ خرید و فروخت میں مصروف تھے۔ یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ میزائیل کس نے داغے ہیں۔

○ پنجاب میں فحش فلموں کے کاروبار میں ملوث افراد کی گرفتاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ ملتان، خانیوال، سیالکوٹ اور چیچہ وطنی سمیت کئی شہروں پر ویڈیو سنٹروں پر پولیس نے چھاپے مارے ہیں۔

○ پی ایل او کے چیئرمین مسٹر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ آئی سی او عرب وزرائے خارجہ اور غیر جانبدار تحریک فلسطینیوں کے مسائل کی سنگینی کو محسوس کریں۔ پی ایل او نے اسلامی سربراہی کانفرنس کا ہنگامی اجلاس بلانے کا مطالبہ کر لیا ہے

○ سندھ ہائیکورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس راجہ اسلم زاہد اور مسٹر جسٹس شوکت حسین پر مشتمل ڈویژن بنچ نے قرار دیا ہے کہ زیر التوا مقدمات کے باعث کسی شخص کو طویل مدت تک حراست میں رکھنا آئین کے آرٹیکل نمبر ۱۴ کے خلاف ہے۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ ایک ہی دھماکے سے امریکہ لرز گیا ہے۔ تمام شہروں میں حفاظتی انتظامات سخت کر دیئے گئے ہیں۔ امریکی سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ یہاں دہشت گردی بھی ہو سکتی ہے پورے ملک میں تشویش پھیل گئی ہے لوگوں پر انتہائی برے نفسیاتی اثرات ہو رہے ہیں۔ یہ اس دھماکے کے متعلق کہا گیا ہے جو نیو یارک میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں ہوا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنی پارٹی کے کارکنوں سے کہا ہے کہ وہ صدر غلام اسحٰق خان یا وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف سے ملاقاتیں نہ کریں۔ انہیں یہ بھی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ سندھ کے ضمنی انتخابات کی تیاری شروع کر دیں۔

○ نیپال میں ہوائی اڈے پر بم کا دھماکہ ہوا جس سے ایک چھت گر گئی مسلمانوں پر اس بات کا الزام لگایا جا رہا ہے کہ ان میں سے علیحدگی پسندوں نے یہ دھماکہ کیا ہے اس دھماکے سے ۱۵ افراد زخمی ہوئے ہیں

○ جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی امیر مولانا عبداللہ درخواستی نے کہا ہے کہ حالات تبدیل ہو رہے ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ موجودہ اسمبلیاں آٹھویں ترمیم کے استعمال یا وزیر اعظم کی از خود سفارش پر کب ٹوٹتی ہیں۔ وزیر اعظم نے حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے انتخابی دورے شروع کر دیئے ہیں۔

○ یلسن اور قازقستان کے صدر نور سلطان وسیع اقتصادی و فوجی اور سیاسی تعاون پر رضامند ہو گئے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ روس اور قازقستان مشترکہ فوج قائم کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔

○ ہندوستان نے اپنے دفاعی بجٹ کو ۹،۶ فیصد بڑھا دیا ہے۔

○ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ شاید زراعت پر بھی اگلے بجٹ میں ٹیکس عائد کیا جائے گا۔ بعض حلقے اس کا دیر سے مطالبہ کر رہے ہیں۔

○ اگرچہ بوسنیا میں اشیائے ضرورت گرانے کا فیصلہ کیا گیا ہے لیکن وہاں جنگ جاری ہے۔ ہینڈ بلوں کے ذریعے جو ہوائی جہازوں سے وہاں گرائے گئے بتایا گیا ہے کہ سپلائی کس طرح شروع کی جائے گی اور اسے کس طرح ادھر ادھر سے اکٹھا کر کے استعمال میں لایا جا سکے گا

○ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے جو حال ہی میں رپورٹ شائع کی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستان میں انسانی حقوق کی صریحاً خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں۔ ۲۵ ہزار سیاسی قیدی سلاخوں کے پیچھے ہیں جنہیں تشدد کے ساتھ بعض اوقات ہلاکت کے منہ میں جانا پڑتا ہے۔

بقیہ صفحہ ۱

فرمایا ہے،

"میں نے تو آلا محلّہ کہا تھا۔ کسی نے شاید یہ سمجھ کر اسے اگلا محلّہ بنا دیا ہے کہ میں نے غلط کہا ہے۔ آلا محلّہ کا محاورہ تو "ایرا غیرا نتھو خیرا" کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور حضرت اماں جان (اللہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) بھی یہ محاورہ استعمال فرمایا کرتی تھیں۔ فرہنگِ آصفیہ میں یہ محاورہ سارا تو نہیں لیکن "آلا۔ ادے اد فلانے" کے معنوں میں آیا ہے اور یہی وہاں میری مراد ہے۔ اسے اگلا محلّہ بنا دینا غلط ہے۔ پنجابی میں بھی غالباً یہ محاورہ استعمال ہوتا ہے"

احباب کرام اس کے مطابق اپنے شماروں میں تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

سرکن اور اپھارہ // نیز حیوانات کی دیگر امراض مثلاً بندش، سوزش پستان، ٹک، جلد کی خرابی، جیر، چیچک، داہ، زہر باد، جانوروں کا بخار اور تھنوں میں نار گلٹی پیدا ہونا وغیرہ کے لئے۔ کیوریٹو ادویات حیوانات CURATIVE VETERINARY MEDICINES دستیاب ہیں
لٹریچر مفت (بذریعہ ڈاک ایک روپیہ کا ٹکٹ بھجوا کر طلب کریں۔
وٹرنری ڈاکٹرز فری سیمپلز اور لٹریچر براہ راست کمپنی سے طلب کریں۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۷۷۱ / ۶۰۶

3 کلرک = 1 سیلز آفیسر
گریجوایٹ نوجوان ایک ہفتہ کی ٹریننگ سے سیلز آفیسر بن سکتے ہیں۔ تفصیلی معلومات کیلئے ملیں۔
سیلز مینجر
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: ۷۷۱ ــ یا ــ ۶۰۶ ــ یا ــ ۶۰۷

پتہ